آپ کا لال ہے طوفانِ مصائب میں گھرا
بی بیاں چاہتی ہیں نذر کریں سر اپنا
بس کسی کا نہیں چلتا ہے کریں بھی تو کیا
آپ تشریف جو لے آئیں بڑھے دل سب کا
کیجیے بہرِ خدا راہنمائی بن میں
لٹ نہ جائے کہیں بی بی کی کمائی بن میں

اپنے ہمراہ رسولِ دو سرا کو لائیں
بہر امداد علیؑ عقدہ کشا کو لائیں
حور و غلمان کو خاصانِ خدا کو لائیں
ہو سکے تو حسنِؑ سبز قبا کو لائیں
وہ بھی اس خادمہ کا جذبۂ نصرت دیکھیں
تھام کر قلب و جگر بیٹے کی میت دیکھیں

سن کے یہ ابنِ حسنؑ جانبِ جنگگاہ چلا
ہو گیا خیمۂ شبیرؑ میں محشر برپا
اور سب رونے لگے ماں نے کہا شکرِ خدا
اے ظہورِ جگر افگار قلم روک اپنا
یہ بھی ہدیہ ترا مقبول ہوا کیا کہنا
مل گئی دردِ لعاصی کی دوا کیا کہنا

---

www.emarsiya.com

مرثیہ

مقصود ہے وصفِ گلِ گلزارِ شجاعت
صفین میں جب گرم تھا بازارِ شجاعت
تھے جمع بہت واقفِ اسرارِ شجاعت
ظاہر ہوا اک مطلعِ انوارِ شجاعت
چھوٹی تھی بہت عمر مگر شان بڑی تھی
مانندِ نقاب ایک جلم رخ پہ پڑی تھی

میدان میں آتے ہی وہ جرار پکارا
اے شامیو آؤ ہو اگر جنگ کا یارا
لطف آئے مقابل ہو جو سردار تمہارا
بھیجو اسے جو روک سکے وار ہمارا
ہم طرۂ دستارِ شجاعانِ سلف ہیں
حاصل یہ شرف ہے اسدِ حق کے خلف ہیں

تھا شامیوں کی فوج میں مرحب سا پہلوان
سردار نے بلوا کے کہا جا سرِ میدان
اس طفل کا سر کاٹ ہنر کر کے نمایاں
سن کر یہ سخن آگ ہوا گبر بد ایماں
سردار سے کہنے لگا ہونٹوں کو چبا کر
لڑکے سے لڑاتا ہے مجھے کچھ تو حیا کر

ہیں ساتھ مرے سات پسر صفدر و جرار
کر لائیگا ان میں سے کوئی اسکو گرفتار
سردار پکارا مجھے کیا اس سے سروکار
تو چاہے جسے بھیج دے لڑنے کیلئے یار
شامی تو پسر بھیجا کیا ایک کے بعد ایک
اس طفل نے سر کاٹ لیا ایک کے بعد ایک

ساتوں جو پسر مر گئے شامی نکل آیا | شہزور کو میداں میں بڑا زور دکھایا
اس طفل نے تلوار کا وہ وار لگایا | سر کٹ کے گرا شامیوں نے شور مچایا
کیا بات ہے کس شان سے تلوار چلی ہے
ضربت یہ بتاتی ہے علیؑ ہے یہ علیؑ ہے

یہ شور سنا جب تو بڑھے حیدرِ کرار | اس طفل کے چہرے سے جھلم دور کی اک بار
فرمایا کہ پہچان لے اے قومِ جفا کار | عباسؑ ہے یہ حیدرِ کرار کا دلدار
اللہ نے ہمشانِ علیؑ اس کو کیا ہے
ہاشمؑ کا قمر ابنِ علیؑ سیفِ خدا ہے

اس دن سے لقب ہو گیا ماہِ بنی ہاشمؑ | عباسؑ سے مرعوب تھا ہر ملک کا حاکم
اس شیر کی ہیبت سے لرز جاتے تھے ظالم | کہتا تھا مگر خود کو یہ شبیرؑ کا خادم
عاشور کو یہ خدمتِ شبیرؑ ادا کی
پانی پہ بنا رکھ گیا عباسؑ وفا کی

مشکیزہ لئے نہر پہ آیا جو یہ صفدر | میداں میں دل چھوڑ گیا شام کا لشکر
ساحل پہ علم گاڑ دیا شیر نے جاکر | مشکیزہ بھرا اور پکارا یہ غضنفر
کیوں بے ادبو راہ میں ٹوکا نہیں ہم کو
دو لاکھ ہو تم ایک نے روکا نہیں ہم کو

www.emarsiya.com

مشکیزہ لئے خیمے کی جانب جو رواں تھا | اک دشمنِ دیں راہ میں سقے کی تہاں تھا
وہ وار کیا جس کا نہ صفدر کو گماں تھا | تلوار اسی ہاتھ میں لی جس میں نشاں تھا
بازو جو قلم ہو گئے پر غم ہوئے عباسؑ
سر پہ جو لگا گرز گراں خم ہوئے عباسؑ

اس حال میں بھی مشک سکینہ تھے بچاتے | پیاسوں کی امانت کو تھے سینے سے لگائے
مشکیزہ پہ بھی شامیوں نے تیر چلائے | پانی جو بہا شیر نے بھی اشک بہائے
کلفت کا جو احساس ہوا اہلِ وفا کو
گر کر بھی پکارا نہ گیا شاہِ ہدا کو

بھائی کی طرف شاہِ امم دیکھ رہے تھے | عباسؑ کو شہ۔ شہ کو حرم دیکھ رہے تھے
کوزے لئے بچے بھی علم دیکھ رہے تھے | راہِ فرس تیز قدم دیکھ رہے تھے
گرتا ہوا دیکھا جو علم فوجِ خدا کو
رونے لگے سب دیکھ کے منہ شاہِ ہدا کا

شبیرؑ کمر پکڑے چلے جانبِ دریا | اکبرؑ کی امانت سے ملا بھائی کا لاشہ
رو رو کے جو لاشے کو اٹھانے لگے مولاؑ | ہوش آگیا سقائے حرم کرب سے تڑپا
کی عرض نظر ہے مری حالِ شہِ دیں پہ
للہ مری لاش کو رہنے دیں یہیں پہ

اس غم سے مری آنکھوں میں تاریک جہاں ہے | قطرہ کوئی پانی کا یہاں ہے نہ وہاں ہے
نادم ہیں سکینہؑ سے کہ وہ تشنہ دہاں ہے | جاؤں گا تو پوچھے گی مری مشک کہاں ہے

فرمایئے کیسے اسے سمجھاؤں گا مولاؑ
پانی جو وہ مانگیں گی تو مر جاؤں گا مولاؑ

ممکن ہو تو عابدؑ کو وصیت یہ سنانا | پیاسے مرے لاشے پہ سکینہؑ کو نہ لانا
شہ بولے عبث آپ کا ہے اشک بہانا | ممکن نہیں تربت پہ بھی معصومہ کا آنا

رسّی میں بندھی شام کو جائیگی سکینہؑ
مر جائیگی زنداں میں نہ آئیگی سکینہؑ

سنکر یہ سخن مر گئے عباسؑ علمدار | خیمے کو چلے لیکے علم سیدِ ابرار
بچوں نے جو دیکھا علمِ احمدِ مختار | کرنے لگے جذبات مسرت کا وہ اظہار

کہتے تھے مقدر نے دکھایا ہمیں پانی
منگوا کے سکینہؑ نے پلایا ہمیں پانی

آیا جو علم پاس تو گھبرا گئے معصوم | بکھرائے ہوئے بالوں کو تھے اکبرؑ مغموم
سر پیٹ کے فرماتے تھے یہ سید مظلوم | افسوس کہ پانی سے بھی بچے رہے محروم

عباسؑ سفر کر گئے غم دے گئے ہم کو
یہ خون بھرے مشک و علم دے گئے ہم کو

www.emarsiya.com

خاموش ظہورؔ آلِ نبی گریہ کناں ہے | جو لفظ ہے نشتر ہے جو فقرہ ہے سناں ہے
جو بیت ہے اس نظم کی وہ بیتِ جناں ہے | عباسؑ کے ہاتھوں میں زمانے کی عناں ہے

دنیا میں اگر ذاکرِ عباسؑ رہے گا
عباسؑ کو ہر لحظہ ترا پاس رہے گا